ISSN: 2959-2224 (Online) and 2959-2216 (Print)
Open Access: https://journals.iub.edu.pk/index.php/uas/index
Published by: Department of Hadith, The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan.

اسلام میں ذہنی وجسمانی غلامی کی نفی: شیخ قاضی عبدالہادی رستمیؒ کی تعلیمات کا تنقیدی وتوضیحاتی مطالعہ

The Denial of Mental and Physical Slavery in Islam: A Critical and Explanatory Study of Shaykh Qazi Abdul Hadi Rastami's Teachings

Arzumand*
Arabic Teacher, Malakand.
*Email of corresponding author: arzumandsaad@gmail.com

Haseena Nawaz Sayyed
Lecturer Islamic Studies, Kalam Bibi International Women Institute, Bannu.
Email: sayyedhaseenanawaz@gmail.com

Saadia Asif
M. Phil Scholar, Abdul Wali Khan University, Mardan.
Email: saadiasif123@gmail.com

Received: 17/8/2026 **Peer-reviewed:** 7/9/2026
Accepted: 17/9/2026 **Published online:** 18/9/2026
Article Link: https://journals.iub.edu.pk/index.php/uas/article/view/4884

Abstract:
A careful study of history reveals that human nature, on the one hand, is inclined toward dominance, sovereignty, and authority, while on the other hand it contains an inherent resistance to subjugation and a deep aversion to slavery. Islam is a comprehensive and divinely ordained system of life that provides humanity with a balanced path of liberation from bondage and the establishment of justice. The religion of Islam embodies justice in governance, safeguards human dignity, and calls to the worship of the One God, without any partner. Shaykh ʿAbd al-Hādī Rastamī (رحمه الله) was a distinguished religious scholar. In one of his works, Hādī al-Subul, he identifies two forms of slavery: mental slavery (such as blind imitation and intellectual stagnation) and physical slavery (such as political domination and the exploitation of rights). In this context, he writes the following statement: 'For a Muslim, there are only two paths: freedom or death. In Islam, there is no third option.' This research examines the philosophy of freedom and slavery in the light of the Qur'an, the Sunnah, and history, with particular focus on a critical analysis of this statement. The findings of the study indicate that Shaykh Rastamī's statement was not written on the basis of religious violence or extremism; rather, it is a natural outcome of Islamic teachings that lead human beings toward self-respect, moral courage, and intellectual as well as social freedom. In essence, this statement reflects the fundamental Islamic principle that there is no room for either mental or physical slavery in Islam.

Keywords: Islam, Mental Slavery, Physical Slavery, Human Freedom, Intellectual Subjugation, Social Justice

شیخ عبد الہادی رستمی رحمہ اللہ کا تعارف:

آپ کا نام عبد الہادی بن غلام محبوب ہے۔ آپ کو قاضی صاحب کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ آپ کی پیدائش مردان کے ایک علاقہ سدھوم میں ۱۳۵۲ھ میں ہوئی۔[1] آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے علاقے رستم میں حاصل کی۔ اس کے بعد رستم کے قریبی ایک گاؤں نواں کلے تشریف لے گئے اور حصول علم کے منازل طے کئے۔ آپ کے اساتذہ میں محدث کبیر سید نصیر الدینؒ، مولانا عبد الحقؒ اور شاہ منصور باباؒ جیسے بلند پایا شخصیات شامل ہیں۔

روحانی سلاسل میں آپ نے سلسلہ قادریہ کے شیخ مولانا محمد صاحبؒ جو کہ "آلہ ڈھنڈ بابا" کے نام سے معروف تھے بیعت کی اور ان سے تمام اسباق مکمل کئے۔ آپ نے دار العلوم دیوبند کے اکابر علماء سے بھی استفادہ کیا جن میں مولانا حسین احمد مدنیؒ، مفتی کفایت اللہؒ، اور تبلیغی جماعت کے مشہور عالم جناب محمد زکریاؒ شامل ہیں۔ آپ نے دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ دنیاوی تعلیم بھی حاصل کی ، چنانچہ آپ نے بریڈ فورڈ میڈیکل کالج سے ہومیوپیتھک کی ڈگری حاصل کی۔ اس کے علاوہ آپ نے شریعہ اکیڈیمی سے قرآن مجید کی تفسیر اور اسلامی قانون میں ڈگریاں حاصل کیں۔ اس کے علاوہ آپ نے تجوید کو درسا پڑھا ہے اور مردان کے ایک معروف درس گاہ دار القراء سے تجوید کی سند حاصل کی۔[2]

آپ کثیر التصانیف ہیں اور مختلف موضوعات پر آپ نے کتابیں تصنیف فرمائیں ہیں۔ درس قرآن بورڈ ادارہ اصلاح و تبلیغ لاہور نے ترجمہ قرآن کی اشاعت کی ہے جس کے حاشیہ پر آپ کی تفسیری نکات درج ہیں۔ آپ نے اصول القرآن کے نام سے ایک کتابچہ تحریر کیا جس میں قرآن مجید سے متعلق اہم مباحث کا احاطہ کیا ہے۔ سورہ یوسف کا ترجمہ کیا ہے۔ فقہ آپ کا پسندیدہ موضوع رہا ہے اور آپ نے فقہ پر مبنی کئی کتابیں تصنیف کی ہیں۔[3]

الغرض شیخ عبد الہادی رستمیؒ کی شخصیت میں فقہ ، تصوف، تفسیر اور سماجی شعور کا امتزاج پایا جاتا ہے۔ اس سے ان کے افکار محض نظری نہیں بلکہ اصلاحی اور عملی تحریک کے درجہ پر فائز ہیں۔

ہادیٔ سبل کا تعارف:

"ہادیٔ سبل" آپ کا ایک نایاب مخطوط ہے جو بیک وقت کئی مضامین کو سمیٹے ہوئے ہے۔ اس کتاب میں آپ نے اصول تفسیر، تصوف اور فلسفہ کے مسائل کو ذکر کیا ہے۔ اس کتاب میں آپ نے اہل سنت والجماعت کے مصداق کا ذکر کیا اور اس پر تفصیلی روشنی ڈالی ہے۔ آپ نے اس کتاب میں تفاسیر کی درجہ بندی کی اور مفسرین کے طبقات کو بیان کیا ہے، نیز سورۃ فاتحہ کی مختصر تفسیر بھی بیان کی ہے۔ اس کتاب میں آپ نے مسلمانوں کے تنزلی کے اسباب پر روشنی ڈالی ہے۔ فقہی مسائل میں زکوۃ کی اہمیت کو بیان کیا ہے۔ تصوف کی تعریف ذکر کی ہے اور قرب الٰہی کے اسباب و وسائل کو بیان کیا ہے۔ اس کتاب کو بندہ نے بطور ایم فل مقالہ تحقیق کے لئے منتخب کیا اور اس کا اردو ترجمہ ، تدوین و تخریج کی۔ ۶۷ صفحات پر مشتمل اس کتاب میں آپ نے ۱۳۷ اصطلاحات، ۳۶ آیات

[1] ڈاکٹر محمد نعیم، ڈاکٹر محمد زبیر، مولانا عبد الہادی رستمی اپنی خدمات اور افکار کے آئینے میں، مجلہ الازہار پشاور: ایگری کلچر یونیورسٹی، مارچ ۲۰۲۱ء ص: ۰۶

[2] اسد علی خان، شیخ القرآن قاضی عبد الہادی رُستمیؒ کے مخطوط "اُصولُ القرآنِ الکریمِ لتسہیلِ کتابِ اللہِ العزیزِ الحکیم" کی تدوین، تخریج اور اردو ترجمہ، مقالہ ایم فل، جامعہ عبد الولی خان، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، سیشن ۲۰۲۱ء۔ ۲۰۲۳ء ص: ۲۳

[3] نفس مصدر، ص: ۳۳

،۲۱ مرفوع احادیث،۷ آثار صحابہؓ،پندرہ اقوال علماء بیان کئے ہیں۔ آپ نے اس کتاب میں ۵۰ شخصیات کا ذکر کیا ہے۔ الغرض یہ ایک اہم کتاب ہے جو جامعہ عبد الولی خان کی توسط سے مرتب ہوا۔[4]

اسلامی اور غلامی کا نظریہ "ہادیٔ سبل" کی روشنی میں:

شیخ صاحب نے اس کتاب میں اسلامی اور مذہبی آزادی کا ایک عنوان قائم کیا ہے۔ اس عنوان کے تحت آپ نے اسلام کے مقاصد میں ایک مقصد یہ بیان کیا ہے کہ دین اسلام تسفل اور غلامی سے نجات دینے والا ہے۔ دین اسلام نہ تو جسمانی غلامی کی ترغیب دیتا ہے اور نہ ہی ذہنی غلامی کو قبول کرتا ہے۔ اس حوالے سے آپ تحریر فرماتے ہیں:

"رسول اللہ ﷺ نے انسانوں کو ہر قسم کی غلامی سے نجات دلائی ہے اور آپ نے ہمیشہ غلامی کے خلاف آزادی کو ترجیح دی ہے۔ آپ نے مسلمانوں میں اخوت اور بھائی چارے کا رشتہ قائم کیا اور ان میں حقیقی مساوات قائم کئے۔"[5]

اس طرح ایک جگہ فرماتے ہیں:

"اسلام دنیا میں ایک ضروری مقصد کے لئے آیا ہے کہ اس اسلام نے تمام انسانوں کو انسان کی بندگی سے منع کیا اور صرف اللہ تعالیٰ کے صراط مستقیم پر روانہ ہو جائے۔"[6]

حضرت قاضی صاحب نے غلامی کی دو قسمیں بیان فرمائیں ہیں:

"غلامی کو ہم دو اقسام میں بیان کرسکتے ہیں: مصنوعی غلامی یعنی انسان کی بنائی ہوئی غلامی جو مذہبی رنگ دکھاتا ہے یہ غلامی جسم ،روح، ایمان سب کو خاک میں ملا دیتا ہے۔ دین اسلام ہمیں رسمی اور بناوٹی علماء کی پیروی اور ناجائز اقتدار سے نجات دلاتا ہے۔ دین اسلام وہم پرستی سے بھی روکتا ہے۔ دوسری غلامی اقتدار کی غلامی ہے۔ سرمایہ داروں کی اطاعت اور ان کی پیچھے چلنے کی غلامی۔ پہلی قسم کو اصر اور دوسرے کو غِل سے تعبیر کیا ہے، چنانچہ ارشاد فرمایا:

"وَ یَضَعُ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلَالَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَیْهِمْ"[7]

ترجمہ: "اور ان سے ہر قسم کے بوجھ اور بیڑیاں اتار دیں"

ایک عجیب جملہ:

حضرت شیخ صاحب کے کلام میں ایک جملہ بہت عجیب ہے وہ یہ ہے:

"مسلمان کے لئے موت یا آزادی تیسرا راستہ اسلام میں نہیں ہے"

[4] آرزو مند، شیخ القرآن قاضی عبد الہادی رستمی کے مخطوط "ہادیٔ سبل" کی تدوین، تخریج اور اردو ترجمہ، ایم فل مقالہ جامعہ عبد الولی خان، سیشن ۲۰۲۲ء-۲۰۲۴ء ص:۱۳

[5] نفس مصدر، ص:۳۸

[6] نفس مصدر، ص:۳۷

[7] سورۃ الاعراف:157:07

اس جملہ کو پڑھ کر دل میں کچھ خلجان پیدا ہوتا ہے، کیونکہ بظاہر یہ جملہ شدت پسندی کا رجحان لگتا ہے۔ اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ اس جملہ کی مزید تحقیق کی جائے۔ ذیل میں اسلام کا نظریہ آزادی پیش کیا جاتا ہے اور اس کے بعد حضرت شیخ کے جملے کا تحقیقی جائزہ بھی لیا گیا ہے۔

دین اسلام اور جسمانی آزادی:

آزادی کے مفہوم کو اگر مختصر لفظوں میں بیان کی جائے تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ آزادی کا مقصد حقوق کی ادائیگی ہے۔ آزاد قوم، مظلوم کی مدد کرتی ہے اور ظالم کا راستہ روکتی ہے۔ آزاد قوم ذات پات کی تفریق کو روا نہیں رکھتی۔ اسی حقیقت کو مولانا قاری طیب صاحب رحمہ اللہ نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

> ”آزادی کے معنی حق وصداقت، عدل وانصاف اور ایثار ورواداری کے سچے جذبات کے تحت بے بسوں کی بے بسی رفع کرنے، ضعیفوں کو ابھارنے، بے کسوں کو سہارا دینے، ظالموں سے دبے ہوؤں کو اٹھا دینے اور حدود سے گزر کر ابھرے ہوؤں کو اتار دینے؛ بالفاظ دیگر اونچ نیچ کا فرق اٹھا کر سب کو حقوق کے لحاظ سے مساوی سطح پر لے آنے کے ہیں۔ تاکہ ضعیف مظلوم نہ بننے پائے اور قوی کو ظلم و زیادتی کا موقع نہ ملے۔ پس آزادی کا حاصل بلا روک ٹوک پوری قوت وقدرت سے ادائے حقوق نکلتا ہے۔“[8]

قرآن مجید نے اس مفہوم کو کچھ اس طرح بیان کیا ہے:

> ”إِنَّ فِرْعَوْنَ عَلا فِي الأَرْضِ وَجَعَلَ أَهْلَهَا شِيَعًا يَسْتَضْعِفُ طَائِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ أَبْنَاءهُمْ وَيَسْتَحْيِي نِسَاءهُمْ إِنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ (4) وَنُرِيدُ أَن نَّمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ (5) وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الأَرْضِ وَنُرِي فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا مِنْهُم مَّا كَانُوا يَحْذَرُونَ (6) “[9]
>
> ترجمہ: ”فرعون زمین میں بہت بڑھ چڑھ گیا تھا اور اس نے وہاں کے باشندوں کو مختلف پارٹیاں بنا رکھا تھا کہ ان میں سے ایک جماعت کا زور گھٹا رکھا تھا، ان کے بیٹوں کو ذبح کراتا تھا اور ان کی عورتوں کو زندہ رہنے دیتا تھا۔ واقعی وہ بڑا مفسد تھا۔ اور ہم کو یہ منظور تھا کہ جن لوگوں کا زمین میں گھٹایا جا رہا تھا، ہم ان پر احسان کریں اور ان کو پیشوا بنادیں اور ان کو مالک بنادیں اور ان کو زمین میں حکومت دیں اور فرعون اور ہامان اور ان کے اہالی وموالی کو (زوالِ قوت وشوکت کے) وواقعات دکھلا دیں جن سے وہ بچاؤ کر رہے تھے۔“

اس آیت مبارکہ آل فرعون کی مثال کو بیان کیا ہے۔ کہ انہوں نے ظلم کی انتہا کر رکھی تھی۔ بنی اسرائیل کو انہوں نے غلام بنا رکھا تھا، ان کے بیٹوں کو قتل کرتے اور خدمت کے لئے ان کی بیٹیوں کو زندہ رکھتے۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر احسان کے طور پر آزادی کو ذکر کیا، یعنی ان کو اتنی طاقت دینے کا وعدہ کیا جس سے وہ مظلومیت سے نکل جائیں اور اپنے حقوق حاصل کر سکے۔ اگر فرعون اور اس کا لشکر حقوق دینے پر راضی نہ ہو تو ان کو روئے زمین سے مٹا دیا جائے۔

[8] قاری محمد طیب، خطبات حکیم الاسلام لاہور: مکتبہ العلم، ۲۰۱۲ء ج:۰۸، ص:۱۰۶

[9] سورۃ قصص:28:6-4

گویا قرآنی تعلیمات کی روشنی میں یہ بات درست ہے کہ دین اسلام میں آزادی کا مفہوم مظلوم کی حمایت اور ظالم کو ظلم سے روکنا ہے۔ دین اسلام میں آزادی کا مطلب یہ ہے کہ ہر کسی کو اس کے حقوق بلا تعطل ملتے رہے اور ان میں کوئی کوتاہی نہ ہو۔ اگر کوئی حقوق کو سلب کرنا چاہے تو طاقت کی زور سے اس کو روکا جائے۔

ذہنی آزادی اور اسلام:

جسمانی آزادی سے زیادہ ضروری ذہنی آزادی ہے۔ انسان کا دل و دماغ اور ضمیر جب تک آزاد نہ ہو وہ عقل و شعور میں کمال حاصل نہیں کر سکتا۔ جب دل و دماغ بیرونی دباؤ سے آزاد ہو تو انسان اپنی فہم کے مطابق علم حاصل کرتا ہے اور اس پر عمل پیرا ہوتا ہے اور یہی کامل آزادی ہے۔ اگر انسان ذہنی غلام ہو تو جسمانی آزادی بے معنی ہو جاتی ہے۔ قرآن مجید کی تعلیمات کو بغور دیکھا جائے تو دین اسلام نے ذہنی آزادی پر بہت زور دیا ہے۔ دین اسلام نے کسی کو زبردستی مسلمان بنانے کی ترغیب نہیں دی۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"لَآ إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ۔"[10]

ترجمہ: "دین کے معاملے میں کوئی زبردستی نہیں ہے۔"

احادیث مبارکہ کو دیکھا جائے وہاں بھی یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی کو زبردستی مسلمان بنانے کی ترغیب نہیں دی۔ جب رسول اللہ ﷺ کسی سریہ کو بھیجتے تو آپ کی تعلیمات میں یہ بات شامل ہوتی تھی کہ پہلے ان کو دین کی طرف دعوت دو ، اگر وہ دین اسلام کو اپنی مرضی سے قبول کرلے تو وہ تمہارے مسلمان بھائی ہیں اور ان کے وہی حقوق ہیں جو تمہارے لئے اللہ نے مقرر کئے ہیں اور اگر وہ دین اسلام قبول نہ کرے تو ان کو جزیہ کی پیش کش کرو۔

مسند ابو یعلی میں روایت ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ کو بلایا اور ان کو جھنڈا دیا تو حضرت علیؓ نے پوچھا کیا ہم ان کے ساتھ اس وقت تک لڑیں جب تک وہ ہماری طرح مسلمان نہ ہو جائیں تو آپ ﷺ نے ان کو جواب دیا:

"على رسلك إذا نزلت بساحتهم فادعهم إلى الإسلام وأخبرهم بما يجب عليهم فيه من الحق فوالله لأن يهدي الله بهداك رجلا واحدا خير لك من حمر النعم"[11]

ترجمہ: "ٹھہر جا؛ جب تم ان کے میدان میں اترو تو پہلے انہیں اسلام کی دعوت دینا اور انہیں بتانا کہ اسلام میں ان پر کیا حقوق و فرائض لازم ہوتے ہیں۔ اللہ کی قسم! اگر تمہاری وجہ سے اللہ ایک ہی شخص کو ہدایت دے دے تو یہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔"

اس روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ دین اسلام میں یہ بات قابل فخر نہیں کہ کسی کو زبردستی مسلمان بنایا جائے بلکہ ان کو ترغیب دی جائے گی۔ اگر کوئی اپنی پسند اور مرضی سے مسلمان بنتا ہے تو یہ قابل رشک بات ہے۔ اگر وہ مسلمان نہیں بنتا تو اس پر کوئی جبر نہیں۔ مسند سعید بن منصور میں ایک روایت ہے کہ سعید بن مسیبؒ سے سوال کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کے مغازی میں کیا ترتیب ہوتی تھی تو انہوں نے جواب دیا:

---

[10] سورۃ البقرۃ:256:02

[11] احمد بن علی بن المثنی، مسند ابی یعلی، رقم الحدیث: ۷۵۳۷ دمشق: دار المامون، بیروت: ۱۳، ص: ۴۴۹

"كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَلَّ بِقَرْيَةٍ دَعَا أَهْلَهَا إِلَى الإِسْلَامِ، فَإِنِ اتَّبَعُوا خَلَطَهُمْ بِنَفْسِهِ وَأَصْحَابِهِ، وَإِنْ أَبَوْا دَعَاهُمْ إِلَى الْجِزْيَةِ، فَإِنْ أَعْطَوْا قَبِلَهَا مِنْهُمْ "[12]

ترجمہ:" رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جب کسی گاؤں میں تشریف لاتے تو اس کے باشندوں کو **اسلام کی دعوت** دیتے۔ اگر وہ لوگ مان جاتے تو انہیں خود اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ شامل کر لیتے۔ اور اگر قبول نہ کرتے تو انہیں **جزیہ** کی دعوت دیتے؛ اگر وہ لوگ جزیہ ادا کر دیتے تو اسے قبول کر لیتے۔"

یہ روایت بھی اس بات پر واضح دلیل ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کسی کو زبردستی مسلمان نہیں بناتے تھے بلکہ ان کو اختیار دیتے مسلمان ہونا چاہتے ہو تو ہماری طرح حقوق تمہیں حاصل ہوں گے اور اگر اسلام قبول نہ کرنا چاہو تو بھی تمہاری مرضی، جزیہ ادا کرو اور اپنے دین پر عمل پیرا رہو۔

اس تفصیل سے یہ بات اظہر من الشمس ہو گئی کہ دین اسلام کسی کو ذہنی یا جسمانی غلام بنانے کا قائل نہیں ہے۔ دین اسلام مساوات کی بنیاد پر استوار ہے۔ دینِ اسلام کسی پر زبردستی مسلط ہونے کا قائل نہیں بلکہ ہر کسی کو اختیار دیتا ہے کہ وہ اپنے پسندیدہ دین پر عمل کرے۔

مولانا قاری محمد طیب رحمہ اللہ نے اس حقیقت کو کچھ اس طرح بیان کیا ہے:

"بہر حال اسلام کی آزاد فطرت نے انسان کی آزادی کے لئے سب سے پہلے اس کے باطن کو آزادی بخشی ہے۔ اس کی عقل، اس کے ضمیر اور اس کی رائے کو آزاد رکھا ہے۔ اور اس پر کسی ایسے دباؤ کو گوارا نہیں کیا جو اس فطری ابھار اور تقاضوں کو پامال کرے۔"[13]

مسلمانوں کے لئے محکومیت کی زندگی گزارنا:

حضرت شیخ صاحب کا جملہ اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ مسلمان کے لئے محکومیت کی زندگی گزارنا درست نہیں ہے۔ وہ کسی کا تابع نہیں بنے گا بلکہ حاکم بن کر زندگی گزارے گا۔ دینی تعلیمات کی روشنی میں اس جملہ کا جائزہ لیتے ہیں کہ کیا واقعی ایسا ہی ہے یا حضرت شیخ کا یہ جملہ کسی تعصب یا تشدد کی نشانی ہے؟

قرآن مجید میں محکومیت اور غلامی کو عذاب کہا گیا ہے، ارشاد ربانی ہے:

" وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَن يَسُومُهُمْ سُوءَ الْعَذَابِ إِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيعُ الْعِقَابِ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ۔"[14]

ترجمہ:" اور (یاد کرو) جب تمہارے رب نے اعلان فرمایا کہ وہ قیامت کے دن تک ان پر ایسے لوگوں کو مسلط کرتا رہے گا جو انہیں بدترین عذاب چکھاتے رہیں گے۔ یقیناً تمہارا رب سزا دینے میں بہت تیز ہے، اور بے شک وہ بہت بخشنے والا، نہایت مہربان ہے۔"

---

[12] سعید بن منصور خراسانی، سنن سعید بن منصور، رقم الحدیث:۲۴۷۵ بیروت: دار الکتب العلمیہ، س۔ن، ج:۰۲، ص:۱۷۷

[13] خطبات حکیم الاسلام، ج:۰۸، ص:۱۱۰

[14] سورۃ الاعراف:167:07

اس آیت میں واضح الفاظ میں بنی اسرائیل پر بُرے عذاب کا ذکر ہے۔اور یہ عذاب ان پر غلامی کی شکل میں مسلط ہوا،بنی اسرائیل محکوم رہے اور فرعونیوں کے ظلم واستبداد کا شکار ہوتے رہے۔جس بات کو سوء العذاب کہا گیا ہو وہ کبھی قابل قبول نہیں ہو سکتا۔اس لئے یہ بات تو صاف ہو گئی کہ دین اسلام محکومیت کو پسند نہیں کرتا،بلکہ غلامی کو عذاب الٰہی قرار دیتا ہے۔جسمانی غلامی کو اگر عذاب کہا گیا ہے تو ذہنی غلامی کو بھی عذاب کا سبب قرار دیا ہے،ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”وَقَالَ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ أَنتُم مُّغْنُونَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللَّهِ“[15]

ترجمہ: ”اور کمزور لوگ بڑائی کرنے والوں سے کہیں گے:ہم تو دنیا میں تمہارے تابع تھے،تو کیا آج تم ہمیں اللہ کے عذاب سے کچھ بچا سکتے ہو؟“

اس طرح ارشاد فرمایا:

”وَقَالُوا رَبَّنَا إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا فَأَضَلُّونَا السَّبِيلَا“[16]

ترجمہ: ”اور وہ کہیں گے:اے ہمارے رب!ہم نے اپنے سرداروں اور بڑوں کی بات مانی،تو انہوں نے ہمیں سیدھے راستے سے بھٹکا دیا۔“

ایسی بہت سی آیات ہیں جن میں ذہنی غلامی،بلا تحقیق اتباع،اندھی تقلید کو عذاب الٰہی کا سبب قرار دیا ہے۔ان آیات سے واضح ہوتا ہے کہ دین اسلام میں محکومیت کی کوئی جگہ نہیں ہے۔چاہے وہ جسمانی غلامی ہو یا ذہنی غلامی دین اسلام اس کو ناپسند کرتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی زندگی کا مطالعہ کرنے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ آپ ﷺ نے محکومیت کی زندگی نہیں گزاری۔مکہ مکرمہ میں آپ کی حیات طیبہ ہو یا مدنی زندگی دونوں جگہ پر محکومیت کا کوئی اثر نہیں ہے۔مکہ مکرمہ میں مسلمان اقلیت میں تھے اور مظلوم تھے تاہم وہ فکری طور پر آزاد تھے اور ان پر مشرکین مکہ کا رنگ غالب نہیں آیا۔لاکھوں کوششوں اور تکالیف کے باوجود مشرکین مکہ صحابہ کرامؓ کو دین اسلام سے برگشتہ کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے۔مکی دور تکالیف سے عبارت ضرور ہے پر اس میں فکری آزادی کا پہلو غالب ہے۔مدنی زندگی میں رسول اللہ ﷺ نے قبائل مدینہ کے ساتھ میثاق مدینہ کا معاہدہ کر کے مساوات کا درس دیا۔مدینہ منورہ میں مسلمان غالب رہے اور حاکمیت کی زندگی گزاری۔یہاں پر مشرکین کی طرف سے مسلح کوششیں کی گئیں۔رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرامؓ کے ساتھ جنگی تکالیف برداشت کیں،شہداء کی لاشیں اٹھائیں۔سینکڑوں کی تعداد میں صحابہ کرامؓ شہید ہوئے لیکن انہوں نے محکومیت کو قبول نہ کیا۔غزوہ احزاب کا موقع ایسا تھا جس میں عرب کے قبائل ایک طرف اور مسلمانوں کی ایک محدود تعداد دوسری طرف۔اگر اسلام میں محکومیت کی گنجائش ہوتی تو اس وقت رسول اللہ ﷺ پورے عرب کے ساتھ لڑائی کے لئے تیار نہ ہوتے اور نہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے کوئی ایسا امر آتا لیکن جب ہم قرآن و سنت اور تاریخ پر نظر ڈالتے ہیں تو اس سخت موقع پر بھی رسول اللہ ﷺ نے محکومیت کو قبول نہ کیا۔رسول اللہ ﷺ نے پیٹ پر پتھر باندھے،صحابہ کرامؓ نے بھوک برداشت کی لیکن محکومیت کی زندگی بسر کرنے پر راضی نہ ہوئے۔

[15] سورۃ ابراہیم:14:21

[16] سورۃ الاحزاب:67:33

رسول اللہ ﷺ کے بعد خلفاء اربعہ نے بھی کسی طور پر محکومیت کی زندگی نہیں گزاری۔ فتنے آئے اور چلے گئے لیکن صحابہ کرامؓ نے ان کے سامنے جھکنے سے انکار کر دیا۔

اسلامی تصورِ آزادی اور عصری فکری غلامی:

عصرِ حاضر میں غلامی کی صورتیں اگرچہ ماضی کی روایتی زنجیروں اور بیڑیوں کی شکل میں نظر نہیں آتیں، تاہم فکری، معاشی اور تہذیبی غلامی اپنی شدت کے اعتبار سے کہیں زیادہ گہری اور ہمہ گیر ہو چکی ہے۔ جدید انسان بظاہر آزاد نظر آتا ہے، مگر اس کا شعور، ترجیحات، طرزِ فکر اور طرزِ زندگی اکثر ایسے نظاموں کے تابع ہوتے ہیں جو اس کی آزادی کو غیر محسوس انداز میں سلب کر لیتے ہیں۔ یہی وہ نکتہ ہے جہاں شیخ قاضی عبد الہادی رستمیؒ کی فکر غیر معمولی معنویت اختیار کر لیتی ہے۔

شیخ رستمیؒ کے نزدیک ذہنی غلامی صرف مذہبی جمود یا اندھی تقلید تک محدود نہیں بلکہ وہ ہر وہ فکری نظام جو انسان کو سوال کرنے، سوچنے اور حق و باطل میں امتیاز کرنے کی صلاحیت سے محروم کر دے، غلامی ہی کی ایک صورت ہے۔ اس تناظر میں وہ سرمایہ دارانہ نظام، سیاسی استبداد اور نام نہاد روشن خیالی کو بھی تنقید کا نشانہ بناتے ہیں، کیونکہ یہ نظام بظاہر آزادی کا دعویٰ کرتے ہیں مگر در حقیقت انسان کو خواہشات، مفادات اور طاقتور طبقات کی بندگی میں مبتلا کر دیتے ہیں۔

قرآنِ مجید انسان کو بار بار تدبر، تفکر اور تعقل کی دعوت دیتا ہے۔ أَفَلَا تَعْقِلُونَ، أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ اور لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ جیسے الفاظ اس بات کی واضح دلیل ہیں کہ اسلام ایک ایسا دین ہے جو انسان کو فکری جمود سے نکال کر شعوری بندگی کی طرف لے جاتا ہے۔ یہی شعوری بندگی دراصل حقیقی آزادی ہے، کیونکہ اس میں انسان اللہ کے سوا ہر طاقت، ہر نظریے اور ہر غیر الٰہی اتھارٹی سے آزاد ہو جاتا ہے۔

شیخ رستمیؒ اس نکتے پر خاص زور دیتے ہیں کہ اگر مسلمان فکری طور پر آزاد نہ ہو تو وہ نہ صرف دینی انحطاط کا شکار ہو جاتا ہے بلکہ سماجی اور سیاسی محکومیت بھی اس کا مقدر بن جاتی ہے۔ تاریخِ اسلام اس حقیقت کی شاہد ہے کہ جب مسلمان قرآن و سنت سے براہِ راست رشتہ قائم رکھتے تھے تو وہ غالب اور رہنما تھے، اور جب انہوں نے فکری غلامی، اندھی تقلید اور دنیاوی مفادات کو اختیار کیا تو زوال ان پر مسلط ہو گیا۔

مزید یہ کہ شیخ رستمیؒ کے نزدیک اسلامی آزادی کا مطلب لا محدود آزادی نہیں بلکہ ذمہ دارانہ آزادی ہے۔ اسلام انسان کو یہ حق دیتا ہے کہ وہ سوال کرے، اختلاف کرے اور تحقیق کرے، مگر اس آزادی کو اخلاقی حدود، عدل، اور انسانی وقار کے دائرے میں رکھتا ہے۔ یہی وہ توازن ہے جو اسلامی تصورِ آزادی کو مغربی لبرل ازم اور فکری انتشار سے ممتاز کرتا ہے۔

اس تناظر میں دیکھا جائے تو شیخ عبد الہادی رستمیؒ کی فکر محض نظری مباحث تک محدود نہیں بلکہ وہ ایک اصلاحی اور بیدار کن پیغام رکھتی ہے، جو آج کے مسلمان کو ذہنی غلامی، معاشی محکومیت اور فکری مرعوبیت سے نجات دلانے کی بھرپور صلاحیت رکھتی ہے۔

حضرت شیخ صاحب کے جملے کا تحقیقی جائزہ:

ہم نے مقالہ کے شروع میں حضرت شیخ صاحب کا ایک جملہ لکھا تھا کہ آپ فرماتے ہیں:

"مسلمان کے لئے موت یا آزادی تیسرا راستہ اسلام میں نہیں ہے۔"

بظاہر یہ جملہ شدت پسندی کی طرف مائل دکھائی دیتا ہے، لیکن حقیقت میں یہ دین اسلام کی ابدی اور لازوال تعلیمات کا خلاصہ ہے۔ سابقہ تحقیق سے معلوم ہوا کہ دین اسلام نہ کسی کو جسمانی یا ذہنی غلام بنانے کی ترغیب دیتا ہے اور نہ مسلمان کو کسی کا غلام بننے کی ترغیب یا اجازت دیتا ہے۔ اگر کوئی مسلمان کو زبردستی غلام بنانے کی سعی کرے اور ان کو غلام بنانے کی ٹھان لے تو اس صورت میں مسلمان کے پاس دو ہی راستے ہیں ایک یہ کہ وہ جہاد کرے اور بزور بازو غلامی سے بچنے کی کوشش کرے۔ اگر وہ اس دوران اپنی جان سے جاتا ہے تو یہ درجہ بھی دین اسلام میں محمود ہے اور اس کو شہادت کا اعلی مقام نصیب ہو گا۔

نتائج بحث:

- دین اسلام مذہبی آزادی پر یقین رکھتا ہے اور انسانوں پر زبردستی غالب آنے اور ان کو غلام بنانے کی ممانعت کرتا ہے۔
- آزادی کے لئے سب سے ضروری چیز ذہنی آزادی ہے۔
- جب تک انسان فکر طور پر آزاد نہ ہو، اس کی جسمانی آزادی کوئی معنی نہیں رکھتی۔ رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ سے ہمیں رہنمائی ملتی ہے کہ دین اسلام کسی پر زبردستی مسلط نہیں کیا جائے گا۔
- اگر اسلام میں محکومیت کی گنجائش ہوتی تو رسول اللہ ﷺ غزوہ احزاب کے موقع پر محکومیت کو اختیار کرتے۔
- صحابہ کرامؓ کا طرز عمل بھی اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ اسلام میں محکومیت کی گنجائش نہیں ہے۔
- غلامی کوئی پسندیدہ امر نہیں بلکہ قرآن میں اس کو عذاب قرار دیا ہے۔

تجاویز و سفارشات:

- عصر حاصر کے فکری رجحانات کو دیکھتے ہوئے نصاب تعلیم میں ذہنی آزادی پر مبنی کتب شامل کی جائیں۔
- شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کے افکار کی روشنی میں فکر آزادی پر تحقیقی کام کی ضرورت ہے۔
- علماء، خطباء ان موضوعات کو عام فہم انداز میں بیان کریں اور اس کے نتائج پر روشنی ڈالیں۔
- اسلامی تصور آزادی کی روشنی میں عصری متشددانہ رویوں کے اصلاح کے لئے سیمینار منعقد کرائے جائیں۔
- زیر نظر موضوع پر مقاصد شرعیہ کی روشنی میں ایم فل یا پی ایچ ڈی مقالہ لکھا جائے، جس میں موضوع کے تمام جوانب کا احاطہ ہو۔
- سیاسی رہنما، اسلام کے فلسفہ آزادی کو سامنے لائے۔

References

Ārzōmand. "Shaykh al-Qur'ān Qāḍī 'Abd al-Hādī Rustamī kay makhṭūṭ 'Hādī-i Subul' kī tadvīn, takhrīj awr Urdū tarjamah" [Editing, textual verification, and Urdu translation of Shaykh al-Qur'an Qazi Abdul Hadi Rustami's manuscript 'Hadi-i Subul']. MPhil thesis, Department of Islamic Studies, Abdul Wali Khan University, 2024.

al-Khurāsānī, Sa'īd ibn Manṣūr. Sunan Sa'īd ibn Manṣūr. Beirut: Dār al-Kutub al-'Ilmiyyah, n.d.

Khān, Asad 'Alī. "Shaykh al-Qur'ān Qāḍī 'Abd al-Hādī Rustamī kay makhṭūṭ 'Uṣūl al-Qur'ān al-Karīm li-Tashīl Kitāb Allāh al-'Azīz al-Ḥakīm' kī tadvīn, takhrīj awr Urdū tarjamah" [Editing, textual verification, and Urdu translation of Shaykh al-Qur'an Qazi Abdul Hadi Rustami's manuscript 'Usul al-Qur'an al-Karim li-Tashil Kitab Allah al-Aziz al-Hakim']. MPhil thesis, Department of Islamic Studies, Abdul Wali Khan University, 2023.

al-Mawṣilī, Aḥmad ibn 'Alī ibn al-Muthanná. Musnad Abī Ya'lá. Damascus/Beirut: Dār al-Ma'mūn, n.d.

Na'īm, Muḥammad, and Muḥammad Zubayr. "Mawlānā 'Abd al-Hādī Rustamī apnī khidmāt awr afkār kay ā'īnah meṉ" [Maulana Abdul Hadi Rustami in the mirror of his services and thought]. Majallah al-Azhār (The Agriculture University, Peshawar), March 2021.

Ṭayyib, Qārī Muḥammad. Khuṭbāt-i Ḥakīm al-Islām. Lahore: Maktabah al-'Ilm, 2012.